

سے روزہ دعویٰ مہم

تعمیر انسانیت کی جانب ایک قدم

21 اگست 2015 تا 23

مقاصد

- ☆ معاشرتی خرابیوں کی نشاندہی کرنا۔
- ☆ ذمہ داریوں کا صحیح شعور بیدار کرنا۔
- ☆ با مقصد زندگی گزارنے کی طرف آمادہ کرنا۔



گرلز اسلامک آر گناز لیشن کرناٹکا

Shanti Sadan, # 52, 2nd main Road, 1st Block, R.T. Nagar, Bengaluru-560032. Ph: 080-23432273, Fax: 080-23534405

ہے۔ وہ آپ کے درد کا مداوا بن کر انسانیت، ہمدردی، غم گساری، اچھا فردا، اچھا خاندان بنانے اور ایک بہترین، نئے سماج کی تعمیر کے لئے، اپنے کمزور ہاتھوں سے تعمیر نو کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اور آپ کو دعوت دے رہی ہے کہ اُنھوں نے ہمارا ساتھ دو۔ آؤ ایک نیا سماج بنائیں۔ ایسا سماج جسے دیکھ کر فرشتوں کو بھی رشک آجائے۔

جو خواب ٹوٹ گیا ہے۔ اُسے شرمندہ تعمیر کرنے میں ہمارا ساتھ دیں حقیقت یہ ہے کہ ہم سب کو اس حسین زندگی اور خوبصورت دنیا دینے والے مالک کی طرف پہنانا ہو گا۔ اپنے مرنے کے بعد کی جواب دہی کی فکر اپنے اندر پیدا کرنی ہو گی۔ یہ زندگی ایک ہی بار ملی ہے۔ پھر ملنے والی نہیں۔ یہ انسانی زندگی کا قافلہ چلتا رہے گا۔ ایک دن وہ آیا گا ہم نہیں رینگے اور یہ دنیا چلتی رہے گی۔ پیاری بہنو! ہمیں یہ زندگی کھیل تماشے کے لئے نہیں ملی۔ بے پرواہی سے گزارنے کے لئے نہیں ملی۔ بلکہ یہ زندگی حساس اور درمددول چاہتی ہے۔ اطمینان و سکون چاہتی ہے۔ ہر طرف امن اور شانستی چاہتی ہے۔ اور یہ صرف اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے بندگی کا نذر انہوں نے کی شکل میں ملے گی۔ ورنہ دونوں جہاں کی تباہی سے ہمیں کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔

میری عزیزو! ہم سب کو افرادی و اجتماعی حیثیت میں معاشرہ کی تعمیر میں اپنا، بہترین کردار ادا کرنا ہو گا۔ گرلز اسلامک آر گناز لیشن کرناٹکا سے روزہ دعویٰ مہم بعنوان ”تعمیر انسانیت کی جانب ایک قدم“، کا اہتمام کر رہی ہے۔ انشاء اللہ 21 اگست 2015 کو منانی جانے والی اس دعویٰ مہم کے دوران افرادی و اجتماعی ملاقات دعویٰ لشکر چکر کی تقسیم، اسکول، کانچ اور گرلز ہائل میں لکھر، خطاب عام، سمپوزیم، ڈرامہ وغیرہ کاظم کیا جائے گا۔ گرلز اسلامک آر گناز لیشن کرناٹکا آپ تماں سے یہ اپیل کرتی ہے کہ اس اہم کاڑ کے لئے اپنا تعاون پیش کریں۔

تاکہ ہم سب مل کر تعمیر انسانیت کی جانب ایک قدم بڑھائیں.....

بسم الله الرحمن الرحيم

میری پیاری بہنو! آئیے میرے ساتھ.....

ہم اپنے دل کی آنکھوں سے اس دنیا کو دیکھیں جس میں ہم جی رہے ہیں۔ کتنی حسین اور خوبصورت دنیا ہے۔ پہاڑوں سے ندی نالوں سے، آبشاروں و سمندر اور جھیلوں و نہروں سے گھری ہے۔ چھہاتے پرندے، اڑتے ہوئے، دوڑتے ہوئے، کھیل کوڈ میں مصروف جانوروں، پرندوں کی دنیا، نیلا آسمان جھل مل کرتے ستارے، چاند و سورج کی ٹھنڈی و گرم کرنیں، بستا ہوا پانی، چلتی ہوئی ٹھنڈی و گرم ہوا تھیں، لمبھاتے کھیت و باغات، بنانے والے خدا نے کتنی خوبصورت دنیا بنائی ہے۔ اسی دنیا میں آج کا انسان رہتا ہے۔ ماں باپ، بھائی بہن، بیٹا بیٹی، خالہ پھوپھی، چاچی، پُوچی، تاجر، غریب سا ہو کار مزدور و آقا، کالے و گورے، رنگ و نسل، زبان و علاقوں کے مختلف طبقات اسیں موجود ہیں۔ کتنا خوبصورت منظر ہے۔ سب ایک ماں باپ کی اولاد، کسی کو کسی سے کوئی خطرہ نہیں سب خوش حال زندگی گزار رہے ہیں۔ امانت دار تاجر، دیانت دار پوس، انصاف پسند، حنچ صاحبان، انسانوں کی خدمت کرنے والے سیاسی و سماجی کارکن، اخلاق و روحانیت کا درس دینے والے مذہبی رہنماء، لاد و پیار کرنے والی ماں میں، خوشی و غم میں ساتھ دینے والے پُوچی، بھاری و برے وقت میں کام آنے والے رشتہدار اور دوست و احباب، نگلوں کو کپڑا پہنانے والے، بھوکوں کو کھانا کھلانے والے، غریبوں اور بختا جوں کے ہمدرد، ایک گرا تو دس ہاتھ سنبھالنے والے، عزت دار ماں میں، بآجیا بیٹیاں، خاندان کو سنبھالا دینے والی بھوئیں، لاڈ کرنے والی بھینیں، ہر جگہ مرسٹ ہی مرسٹ، خوشیاں ہی خوشیاں ہیں۔ کہیں درد نہیں، کہیں چور اور ڈاکونہیں، کہیں لیئرے

نہیں، کتنی پیاری دنیا ہے۔ کتنی خوبصورت دنیا ہے۔

مگر یہ تو خوابوں کی دنیا ہے۔ خوابوں کی باتیں ہیں۔

یہ دنیا اُجڑ رہی ہے۔ بے جیانی کے سوداگروں نے اپنے جدید آلات کے ساتھ، کامیک، انٹرنیٹ، ساہنہ کیفیت، سوچل میڈیا، پرنٹ میڈیا کے ذریعہ اسے تباہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور مادہ پرستی کے دیوتاؤں کے چزوں میں جیسا کا دامن چاک کر دیا ہے۔ خاندان اُجڑ رہے ہیں۔ اعتماد ختم ہورہا ہے۔ ماں کا پیٹ زندہ بیٹیوں کا قبرستان بن رہا ہے۔ بوڑھے ماں باپ اولڈنچ ہوم میں بچے لاورث ہائٹلوں میں داخل ہو رہے ہیں۔ چاروں طرف جلتی لاشیں، خودکشی کرتی دو شیزادیں، جہیز و ڈوری کے لئے آگ میں جلتی جوانیاں، بے وفائی اور شک و شکوک کی لعنت، نظر بد نے ہنستے کھلیتے چہنستان کو بر باد کر دیا ہے۔ خود غرضی بے جیانی بدر کرداری، رشوت، بچوں اور عورتوں کی خرید و فروخت، آج ہر کام ایک انڈسٹری بن چکا ہے۔ سیاست انڈسٹری، تعلیم انڈسٹری، ہاپیٹل انڈسٹری، حسن انڈسٹری، کرکٹ انڈسٹری، پیسٹ و صابون انڈسٹری، جسم فروشی انڈسٹری، بھیک مانگنا انڈسٹری، شادیاں کرنا بھی انڈسٹری بن چکی ہے۔ ملکوں اور قوموں کو بتاہ کرنا انڈسٹری، اونچ نیچ، امیری غربی انڈسٹری، سا ہو کاری انڈسٹری، غربی انڈسٹری، بم بارو، ہتھیار انڈسٹری، عدالت اور پوس انڈسٹری چاروں طرف صرف ماں کے دیوتا کی جئے جئے کارہے۔ دین و مذہب اور دھرم بھی انڈسٹری بن چکا ہے۔ نقلی encounter، جھوٹے تمنخ، نام نہاد NGOs یہ سب انڈسٹری بن چکے ہیں۔ یہ درندے یہ اڑدھے اور سانپ اور کالے ناگوں نے ہماری اس انسانی آبادی کو درندوں کی بستی بنادیا ہے۔ اس گھٹا ٹوپ انڈسٹری میں روشنی کی ایک کرن بکر GIO اٹھ کھڑی ہوئی